سلاطین ۱۲ باب ۹ وغیرہ
ناظرین غور تو کرین کہ یہہ کیسا صریح جھوٹ ہی یا تو یون کہو کہ داؤد زنا۔ فریب۔ قتلِ ناحق کو گناہ نہین جانتے تھے۔

احبار ۱۸ باب ۲۹-۲۰ باب ۱۰ مین زانی و زانیہ کے قتل اور قوم سے کٹ جانیکا حکم ہی پس تو داؤد اور وہ عورت قتل کیئی گئی اور نہ داؤد کو قوم سے خارج کیا بلکہ عیسائیون نے اپنے خدا کا جدِ اعلیٰ قرار دیا ہی۔ بائبل مین داؤد کے اس گناہ کی جسطرح کی سزا خدا کیطرف سے بیان ہوی ہی اور اوسکا ایفا بھی دست بدست جیسا وعدہ تہا بائبل مین لکھا ہوا ہے۔ یعنی ۲ سموئیل ۱۲ باب ۱۰-۱۲ مین خدا کے طرف سے وعید نازل ہوی کہ داؤد کے گناہ کے عوض مین داؤد کی خاندان کو تلوار سے قتل کیا جائیگا داؤد کی جورون سے داؤد کے سامنے دوسرون سے زنا کراؤنگا۔ سبحان اللہ خدا نے کیا اچھی سزا قایم کی کہ زنا کے بدلہ زنا کرانیکا وعدہ کیا وہ بھی بیگناہ عورتون کو زانیہ بنانیکیلئے اور خطا داؤد نے کی اور وعدۂ قتل بیچاری بیگناہون بنی داؤد کیوسطے کیا ایسی سزا خدا دیسکتا ہی۔ کیا یہہ باتین خدا کی ہوسکتی ہین۔ کیا وہ کتاب جسمین ایسی عدالت اور نفسانیت ہو الہامی ہوسکتی ہی۔ مین کہتا نہین کہتا ناظرین ہی انصاف کرکے بتائین خیر آگے چلکر بائبل مین اس پیشین گوئی کو پورا کردیا ہے کہ رحبعام اور ابشالوم اور ابی سلوم داؤد کی بیٹیون نے داؤد کی جورون اور بیٹون سے بنی اسرائیل کے روبرو زنا کیا جسکا ذکر آگے آتا ہی۔ پس جب داؤد ایسا سخت گنہ کرکے عیسائیون کے خدا کے جدِ اعلیٰ بدستور شمار ہوے تو آنحضرت خدا کے حکم کی تعمیل کرنی سے کیون نہ معصوم نبی سمجھے جاوین۔

(۱۱) ۲ سموئیل ۱۳ باب مین امنون داود کے بیٹی کا تمر داؤد کے بیٹی پر عاشق ہونا اور یونداب کی صلاح سے فریب کو اپنی آپ کو بیمار بنانا اور تمر اپنی بوا کو بلاکر اوس سے زنا کرنا لکھا ہی اور وقت زنا ان دونون مین عجب طرح کی باتین ہوئین چنانچہ وہ مقام بجنسہٖ نقل ہوتا ہی اوس نے اوسے پکڑا اور اوس سے کہا آ اے میری بوا مجھسے ہم بستر ہو وہ بولی نہین میرے بہیا۔ وہ اس سے زور آور تہا اوس سے زبردستی کی اور اوس سے ہم بستر ہوا۔ سبحان اللہ بوا اور بہیا کی کیا کہنے۔ بیہودہ زانی و زانیہ حسب تصریح استثنا ۲۲ باب ۲۲ کے سنگسار ہونی چاہئین تہی لیکن داؤد نے انکو سنگسار نکیا فقط ظاہر داری کے سبب کچھ اپنی ناراضی بیان کی اور ابی سلوم داؤد کی بیٹی نے تو اپنے بہائی امنون کو اُف بھی نکیا۔ پس جب بوا اور بہیا کا زنا یا دریون کی الہامی کتاب مین جائز ہی تو نکاح زینب پر جو خدا کی نزدیک حلال و مباح ہی کسطرح اعتراض وارد ہوگا۔

(۱۲) حضرت داؤد کا بیٹا ابی سلوم اپنی باپ داؤد سے باغی ہوا جسمین بیس ہزار بنی اسرائیل تلف ہوے اور اپنے باپ داؤد یعنے عیسائیون کے خدا کے جدِ بزرگوار کی جورون سے بنی اسرائیل کے مشورہ سے

سب لوگون کے روبرو علی الاعلان زنا کیا
چنانچہ لکھا ہی۔ تم آپس مین صلاح لو کہ ہم کیا کرین
سو اخنفل نے ابی سلوم سے کہا کہ اپنے باپ کی
حرمون کے پاس جنہین وہ گہر کی نگہبانی کو چھوڑ
گیا ہی اندر جا اسلئے کہ جب ساری اسرائیل سنینگے
کہ تیرے باپ کو تجھسی نفرت ہی تو اون سب کے
ہاتھہ جو تیرے ساتھہ ہین قوی ہونگے سو اونہون
نے قصر کی چھت پر ابی سلوم کے لئے خیمہ کھڑا کیا
اور ابی سلوم ساری بنی اسرائیل کے سامنے اپنے
باپ کے حرمون پاس اندر گیا اور اخنفل کی مشورت
جو اون رازون مین وہ کرتا تہا ایسے ہوتے تھی
کہ گویا خدا کی کلام کے وسیلہ اوس نے دریافت
کئی تہی۔ ۲ سموئل ۱۶ باب ۲۰-۲۳۔
سبحان اللہ داؤد کی بیٹے کو جو اپنے باپ کے بی بیون
سے زنا کرنے کی صلاح اخنفل نے ساری اسرائیل کے
لمرف سے دی تھی اور اوس سپوت بیٹی نے
اوس صلاح پر بخوبی عمل کیا کہ تمام اسرائیل کے روبرو
کوٹھی پر چڑہکے اپنے باپ کی جورون سے زنا کیا
تو اوسکو وحی سمجھا گیا شاید اوسی وحی کے حکم سے
ابی سلوم نے تمام خلقت کے روبرو اپنی مادرون
سے زنا کرنے شرم نہ کی اور اون دیکھنے والون نے
بھی اس کام کو برا نہ سمجھا ہوگا۔ ایہا الناظرین جس
کتاب مین زنا کرنے کی بابت خدا کے طرف سے
وحی نازل ہو تم اوسکو کیا سمجھوگے کیا خدا زنا کرنیکا
حکم دیسکتا ہی وہ بھی اسطرح کہ خلقت تماشائی ہو

اور بیٹا اپنے باپ کی جورون سے اپنا مونہہ کالا
کرے لاحول ولاقوۃ اس سخت گنہ کی سزا کتاب
القوانین ۲۰ باب ۱۱ مین صرف قتل کرنا لکھا ہے
سو داؤد نے اوس سے بھی اپنی تمام لوگون کو
روک دیا تہا کہ ابی سلوم قتل نہووے۔
پس جائے غور ہی کہ جب عیسائیون کی الہامی کتاب
مین خدا بیٹون کو اپنی ماؤن سے زنا کرنیکا حکم دی
اور بنی اسرائیل ایسے زنا کے تماشائی اور ہم مشورہ
ہون اور بوڑہا باپ اپنی جورون کی بیعزتی
دیکھکر ذرا بھی غیرت نکرے اور اپنی ایسے بیٹے شہوتران
کی شہوت رانی کو زایل نہونے دی اور اوسکو
قتل سے بچا دی اور اوس کی مرگ اتفاقیہ پر نوحہ زن
ہوکہ ہائے میرے بیٹے تو جو میرا کام میری عورتون
سے کرتا تہا سو مر گیا۔ تو آنحضرت علیہ وآلہ الصلوٰۃ
والتحیت زینب سے نکاح جائز کرکے عیسائیون کے
نزدیک کیونکر ملزم ٹہہر سکتے ہین۔

ارقم وہی غریب ناکل ضلع بجنور کا

عیسائی پاس کوئی توریت نہین ہے جس حرمسرا سے آرہا تسلیم کیا ہے

اب آپ ہی انصاف سے غور کرین کہ جب لوقا صاحب
کی انجیل روایتاً لکھنی ثابت ہوی تو پہر الہام کے
کیا معنے علاوہ ازین روایتاً لکھنا لوقا صاحب نے
ایسا لکھا ہی کہ روایت کنندہ کا نام تک بھی نہین

لکھا اب معلوم نہین کہ حضرت لوقا صاحب جس سی
روایتا لکھتے ہین آیا وہ روایت کنندہ معتبر ہے یا غیر معتبر
حواریون کا مرید ہی یا حواری۔ اور لوقا صاحب کے غیر
الہامی ہونے پر خود علمای عیسوی شہادت دیتے ہین دیکھو
واٹسن صاحب چوتھی جلد رسالۂ الہام مین جو ذاکٹر
بنسن صاحب کی بار فرز یعنے تفسیر سے لیا گیا ہی اسمین
صاف لکھا ہی کہ لوقا کا الہام سے نہ لکھنا اس سے
جو وہ خود دیباچہ مین لکھتا ہی ظاہر ہے دیکھئی جب
لوقا صاحب کا غیر الہامی ہونا خود علماے عیسوی نے
قبول کر لیا ہی تو کیا عوام کے کہنے سے لوقا صاحب
الہامی ہو سکتے ہین۔ اور پولوس صاحب خود ہی
پکار پکار کر کہتے جاتے ہین کہ مین الہامی نہین بلکہ جو
کچھ مینے کہا ہی صرف بیوقوفی سے کہا ہی دیکھو خط
دویم قرنتیون کا باب ۱۱ آیت ۱۶ جس مین صاف
لکھا ہی پھر مین کہتا ہون کوئی مجھے بیوقوف نہ سمجھے
اور نہین تو بیوقوف ہی سمجھکر مجھے قبول کرے
تاکہ مین بھی تھوڑا سا فخر کرون جو کچھ مین کہتا
ہون سو خداوند کی راہ سے (یعنے الہام کے
راہ سے) نہین بلکہ بیوقوفی کی راہ سے اور اس
استقلال سے کہ جو فخر کے ساتھ ہوتا ہی کہتا ہون
جب پولوس صاحب خود ہی اپنی زبان سے اقراری
ہین کہ مین جو کچھ کہتا ہون سو خداوند کی راہ یعنے
خداوند کی طرف سے نہین بلکہ بیوقوفی سے کہتا
ہون۔ اب پولوس کی شہادت پر کیونکر عمل
کیا جاوے جبکہ وہ خود ہی اپنی غیر الہامی ہونیکا

اقراری ہی اور یہ بھی واضح ہو کہ الہام الہی۔
جسکی حجت ہر متنفس پر فرض ہی وہ الہام ہے
رسولون اور نبیون پر ہوا کرتا ہی نہ عام کو۔ سو
پولوس صاحب خود ہی اپنی زبان سے فرماتے
ہین کہ مین اس لایق نہین کہ مین رسول کہلاؤن
دیکھو پہلا خط قرنتیون کا باب ۱۵ آیت ۹ پس
جب پولوس کی رسالت خود پولوس کی زبان
ہی سے ثابت نہین بلکہ انکار رسالت خط مذکور
مین موجود ہی تو پھر پولوس کو رسول اللہ قرار
دینا سراسر ایمانداری بعید ہی اگر اس جگہہ کوئی
عیسائی یہہ کہے کہ یہہ انکار پولوس صاحب کا
صرف کسر نفسی کے طور پر ہی نہ کہ انکار حقیقی
سو مین کہتا ہون کہ یہہ استدلال عیسائی صاحبون
کا بالکل غلط ہی کیونکہ جسطرح ہر متنفس پر سچے
رسولون کی رسالت کا اقرار فرض ہی اسی طرح
سچے رسولون کو اپنی رسالت کا اقرار کرنا بھی
فرض ہی اگر کسی سچے رسول نے کسر نفسی سے
عوام کے روبرو اپنی رسالت کا انکار کیا تو بندگان
خدا کو نہایت دھوکا ہو سکتا ہی کیونکہ جنکو اسکی کسر
نفسی معلوم نہین وہ ضرور اسکی رسالت سے
منکر ہو جاوین گے۔ اور قیامت کو انکے منکر ہونے
پر انکو گرفت نہین ہوتی مثلاً اب اگر کوئی
عیسائی بسبب کسر نفسی کے اپنے دین عیسوی
سے انکار کرے تو کیا وہ عیسائی اور عیسائیون
کی نظرون سے گر نہین جائیگا جب وہ عیسائی کسر نفسی

سے دین عیسوی سنگر عیسائی نہین رہ سکتا تو پولوس صاحب اپنی رسالت سے سنگر ہوکر رسول رہ سکتے ہین اور رسالت کے سنگر کو جو خطاب اہل کتاب نے دیا ہے وہ سب پر بخوبی روشن ہے بالفرض محال اگر عیسائی یہ استدلال مذکورہ بالا از راہ تعصب پیش کئے ہی جائین تو عیسائی صاحبونکو لازم ہے کہ پہلے تو چار انبیاء گذشتہ کا اپنی اپنی رسالت سے سنگر ہونا از راہ کسر نفسی ثابت کرین تب یہہ دلیل ثابت کرین کہ پولوس نے از راہ کسر نفسی اپنی رسالت سے انکار کیا ہے اگر یہ امر ثابت نہو سکے تو پھر پولوس کا انکار حقیقی قبول کرین الغرض جب پولوس صاحب کا بھی غیر الہامی ہونا من کل الوجوہ ثابت ہوگیا تو یہی حال ہے مرقس کا اب عیسائیونکا یہہ کہنا کہ انہون نے یعنی مرقس اور لوقا اور پولوس نے الہام سے واقعات گذشتہ لکھے ہونگے تقریر مذکورہ بالا کے روسے صریح باطل ہوگیا علاوہ ازین انکا الہامی ہونا تو ایکطرف یہہ تینون حضرات صحیح واقعات بھی نہین لکھتے تھے بلکہ اکثر غلطی کیا کرتے تھے چنانچہ شتی نمونہ از خروارے ایک ایک غلطی ان تینون صاحبون کی نقل کرتا ہون۔

پہلی غلطی مرقس صاحب کی انجیل مرقس باب ۲ آیت ۲۶ مین مرقس صاحب نے غلطی سے سردار کاہن کا نام ابیاتہر لکھدیا ہے حالانکہ سموئیل اول باب ۲۱ آیت ۱ مین اسے سردار کاہن کا نام اخیملک لکھا ہے اور اس غلطی پر علماء عیسوی شہادت دیتے ہین دیکھو وہ صاحب نے اپنی کتاب اغلاط نامی مطبوعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۲۶ مین لکھا ہے کہ ستر جوئیل صاحب اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ مرقس نے غلطی سے اخیملک کی جگہہ ابیاتہر لکھدیا دیکھئے مرقس کی غلطی کہنے پر جب علمائے مسیحی شہادت دیتے ہین تو اسکی لکھے کا کیونکر اعتبار کیا جاوے دوسری غلطی لوقا صاحب کی دیکھو پیدائش باب ۴۶ آیت ۲۷ اور خروج ۱ باب آیت اور استثنا ۱۰ باب ۲۲ امین خاندان حضرت یعقوب کو جو داخل مصر ہوئے تھے ستر جانین لکھا ہے اور برخلاف اسکے یہہ حضرت لوقا غلطی سے اپنی انجیل اعمال الرسل باب ۷ آیت ۱۴ امین پچھتر لکھتا ہے دیکھئے صریح غلطی کہنا سوائے شخص کا کیونکر اعتبار کیا جاوے اس لئے لوقا کی شہادت مسیح کے زندہ ہوکر آسمان پر جانے کی کچھہ قابل اعتبار نہین ہے۔ تیسری غلطی پولوس صاحب کی دیکھو خط دوم تمطاؤس باب ۳ آیت ۸ امین پولوس صاحب غلطی سے لکھتے ہین کہ یاناس اور یمبرس نے حضرت موسے علیہ السلام کا مقابلہ کیا دیکھئے یہہ صریح غلطی پولوس کی ہے تمام عہد عتیق مین یہہ مقابلہ کرنا تو ایک طرف یاناس اور یمبرس کا نام تک بھی نہین ہے دونو نام پولوس نے غلطی سے لکھے ہین پس جب ان تینون شخصون کا غلطی پر غلطی کہنا ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگیا تو انکی شہادت بدرجۂ اولی بے اعتبار ثابت ہوگئی۔ الغرض ان تینون شخصون مین کئی طرح کا نقصان پایا جاتا ہے۔ اوّل تو یہہ بیچارے بچشم خود دیکھنے والے ہی نہین دوسرے الہامی نہین تیسرے

اگر کوئی واقعہ گذشتہ لکھتے ہین تو اسمین غلطی پر غلطی
کہاتے ہین بھلا ایسی گواہون کی کہی کا کیونکر اعتبار کیا
جاوے علاوہ ازین حضرات عیسائیون کے نزدیک آسمان
کا وجود ہی ثابت نہین پھر کیونکر حضرت مسیح آسمان پر
تشریف لیگئے دیکھو تیغ و سپر عیسوی مطبوعہ ۱۸۷۵ء امرتسر
پرایس کے صفحہ ۴۴۲ مین پادری فورمن صاحب لاہوری فرماتے
ہین لیکن اگر کوئی شخص جو پہاڑ کے تیس چالیس کوس کے
فاصلہ پر رہتا ہو بارش برسنے کے بعد فجر کے وقت جب
آسمان صاف ہو پہاڑ کی جانب نظر کرے تو پہاڑ اسکو
خوب نظر آویگا اور معلوم ہوگا کہ آسمان پہاڑ کے پہلی طرف
واقع ہے اگر دو تین گھنٹے کے بعد پھر دیکھے تو معلوم ہوگا کہ
کہ آسمان پہاڑ سے اسطرف ہے اور پہاڑ بالکل معلوم نہین
ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ آسمان کچھ نہین صرف مد نظر ہے
اگر کوئی شخص سفر کرے تو اسکو آسمان چند کوسون کی
فاصلہ پر زمین کے ساتھ ملا ہوا نظر آویگا لیکن جب اسجگہہ
پہونچے تو اسیطرح آسمان اسکو آگے دکھائی دیگا جسطرح
پہلے دکھائی دیتا تھا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے
کہ آسمان صرف حد نظر ہے اور کچھ نہین انتہی -
دیکھئے پادری فورمن صاحب کی اس تقریر سے
بخوبی معلوم ہوگیا کہ آسمان کا وجود حقیقی نہین صرف
ایک حد نظر ہے - پھر جسکا وجود ہی ثابت نہین ہوتا
حضرت مسیح اس لاوجود شئی پر کیونکر تشریف لیگئے -
الغرض حضرت مسیح کا آسمان پر جانا صرف عیسائیون
کی سن گھڑت ہے کوئی دلیل عیسائیون کی پاس ایسی
معتبر نہین جس سے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا تسلیم کیا جاوے
ہان اگر عیسائیون کے پاس کوئی دلیل ہو تو بیان
کرین ورنہ نجات ہی ہاتھ سے گئی

تنویر الایقان بابطال الجسم و اثبات الامکان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکھ لاکھ حمد و ثنا اوس شہنشاہ گیتی پناہ کو سزاوار
ہے جسنے محمد سا پیغمبر ہماری ہدایت کیلئے بھیجا اور اونکو
تاج شفاعت پہنا کر ہم گنہگارونکو طریق غیر
المغضوب علیہم مین داخل فرمایا - اور ہزار ہزار
ہزار درود و سلام اس سرور خیر الانام پر رہا
ہے جسنے ہم گمگشتگان راہ ضلالت کو مشعل ہدایت
لیکر طریق مستقیم دکھلایا اور ہم بیکسون کا یوم
یفر المرء مین دستگیر ہوا - اور اسکے آل و اصحاب
ذوی الاحترام اور ائمہ و علمائے عظام پر کہ سارے
طریقہ روشنی بخش دل تیرہ و تار کو ہم تک پہنچایا -
اور سیف لسانی و تبر حق بیانی چلا چلا کر راہ ہدایت
کو خس و خاشاک ضلالت سے پاک و صاف بنایا -
اما بعد ہیچمیرز قلیل البضاعت بی شعور ابو الفضل
محمد عبد الغفور عفی عنہ دانا پوری
عظیم آبادی ناظرین والا تمکین کی خدمت
مین عرض پرداز ہوتا ہے کہ ایک رسالہ کسی پادری
کا بنا ہوا فرضی نام کے مناظرہ سے بہرا ہوا مسمی
پریس لودیانہ کا چھپا ہوا مسمی بہ وجہ الایمان
برعکس نہند نام زنگی کافور دیکھنے مین آیا اللہ
اللہ کیا ہی دام تزویر کو اوسمین پھیلایا ہے

جاہلون کی پہنسانے کا کیسا ڈنک نکالا ہے
(سنتے ہین کہ علمای ذوی الکرام نے متعدد جواب
اسکے ترقیم فرمائے ہین اور ہان کیون نہو وہ کون
سی کتاب اہل کتاب کی تصنیف سے ہی کہ جسکی اہل اسلام نے
دہجیان نہ اوڑائین ہین) مگر چونکہ اس رسالہ کا کوئی
جواب ادہر نہ آیا اور نہ فقیر کی نظر سے گذرا لہذا بہ نظر خیر
خواہی بہائیان اہل اسلام و لحاق حق و ابطال باطل
کے جواب اوسکا مختصر طور سی ہدیۂ ناظرین کرتا ہون
انصاف سی ملاحظہ فرماوین وماتوفیقی الا باللہ
وھو حسبی ونعم الوکیل۔

قولہ محمد کو پیغمبر نہ جاننی کا پہلا سبب یہ ہی کہ اوسکے
آنے کی خبر اگلی کتابون مین نہین ہی۔

اقول بسم اللہ ہی غلط اس فریب دہی کا کیا ٹہکانا
ہی علمای اہل اسلام نی سیکڑون خبرین صریحۃ اشارۃً
توراۃ و زبور و انجیل و صحف انبیا سی نکال دکہلادیا اب
بھی اگر نہ سوجہی تو کور چشمی کے سوا کیا کہا جاے۔

بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را
چہ گناہ

خیر یہہ بھی بطور نمونہ لکہی دیتا ہون انصاف
کی آنکہہ سی دیکہئی **خبر اول** یوحنا باب ۱۶ آیت ۷
لیکن مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا
ہی فائدہ ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا
تم پاس نہ آئیگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسی تم پاس
بہیجونگا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے
اور راستی سی اور عدالت سے تقصیر وار ٹہہراویگا گناہ
سے اس لئے کہ وہ مجہپر ایمان نہین لائے اور عدالت

عدالت سی اس لئے کہ اسجہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے
ابہی بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب
تم اونہین برداشت نہین کر سکتے لیکن جب وہ آوے
تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اس لئے
کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہہ وہ سنیگا سو کہیگا
اور تمہین آیندہ کی خبر دیگا انتہی دیکہو کیسی صاف
صاف خبر دیتی ہین کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہی
اس لئے ہمارے دین مین نرمی ہی اور یہ سی کہ
دین مین گرمی و سختی مگر اس آنیوالے کی شریعت
مین نرمی و گرمی دونون ہونگی **بیت**
درشتی و نرمی ہم در بہ ست۔ چو مرگ زن کہ جراح
و مرہم نہ ست۔ کیونکہ اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے
والا تم پاس نہ آئیگا۔ ظاہر بات ہی کہ ایکو وقت مین
صاحب دو شریعت نہین ہوتے ہان نبی جو ماتحت
ایک شریعت کے ہوتے تہے وہ البتہ دو چار چار ایک
ہی زمانہ مین ہوتے ہی کیونکہ اس جہان کے سردار
پر حکم کیا گیا ہی۔ دیکہو بہتیرے بادشاہ حلقۂ اطاعت
کا گردن مین ڈالا اطاعت منظور کی عدالت کرینگا
یہہ بھی ظاہر ہی حدود و قصاص تعزیر سب کچہہ جاری
تہا ایسا عدل تہا کہ غیر قومین جو مومن نہ تہین وہ
بہی مقدمہ تصفیہ کیلئے بہی لاتی سبحان اللہ سبحان اللہ
یہان پر بعض لوگ مرض تعصب مین مبتلا ہو کر اندہے
ہو گئے یون تاویل کرتے ہین کہ نزدیک مسیح کے
روح حق مراد ہی چنانچہ صاحب وجیہ الایمان بہی
لکہتے ہین ذرا بہی غور نہین کرتے کہ روح قوسیح کے ساتہہ

ہی رہتی تھی پھر بھلا ساتھی کو کیون ذکر کرتے
کہ ہم جائینگے تو وہ آئیگا ایسا کلام حماقت التیام یعنے
متکلم کو غائب بولنا ادنی جاہل بھی نہ بولیگا اور
نبی کی شان سے تو بہت دور ہے علاوہ اس کے ہم یہ
پوچھتے ہین کہ بموجب اعمال باب ۲ آیت ۴ کی تو صرف
یہی ثابت ہے کہ روح آگ کی شکل مین آیا سب لوگ
روح قدس سے بھر گئے اور اجنبی زبان بولنے لگے یہ
باتین یعنی عدالت کرنا حاکمون پر حکم چلانا آیندہ کے
خبر دینے والا کون ہوا ہے بموجب اعمال کے یہہ تو ثابت ہوتا
ہی نہین ذرا انصاف رکھکر بولئے اور اس دنیاء
پنجروزہ کے طمع مین آخرت کا گھر جو ابدالاباد تک رہیگا
نہ کھوئیے۔

خبر دوم انجیل یوحنا باب اول آیت ۱۹ یحیی
کی یہ تھی کہ جب یہودیون نے یروشالم سے کاہنون
اور لاویون کو بھیجا کہ اوس سے پوچھین کہ تو کون
ہے اوس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین پھر انہون نے پوچھا بس کیا تو ایلیا ہے
اوس نے کہا نہین کہا تو وہ نبی ہے اوسنے جواب
دیا نہین الخ اب غور کرو کہ کیا تو وہ نبی سے کون مراد
ہے اگر عیسی مراد ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین
تو دو وجہون سے غلط ہے اول یہ کہ وہ مسیح سے
پہلے سوال کر چکا تھا پھر وہ کی ساتھ کیون پوچھتا
دوسرے یہ کہ آیت ۲۵ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسے
وہان خود موجود تھے بس اس سے ظاہر و صاف یہ
معلوم ہوتا ہے کہ لفظ وہ سے محمد مصطفے ختم الانبیا

شہنشاہ دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہین نہ
کوئی دوسرا کیونکہ وہ پیغمبر مشہور تھے جنکی خبر ہر
توراۃ وصحف مین چلی آتی تھی سوال کرتا تھا لہذا
اوس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا
فافہم **خبر سوم** توراۃ کتاب استثنا
باب ۱۸ آیت ۱۸ اردن کے کنہائیون مین سے
تجھسا نبی پیدا کرونگا اور اپنا کلام اوسکی مونہہ مین
ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے فرماؤنگا سب اوسے
کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین
وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اسکا حساب
اوس سے لونگا الخ اب غور کرو کہ اوسکی بھائیون مین
سے یعنی بنی اسرائیل کے بھائی مین اسمعیل مین سے
ای موسی تجھسا نبی پیدا کرونگا یعنی تجھسے جیسی
ہمکلامی ہوتی ہے یا جیسا تجھپر جہاد فرض کیا گیا ہے
ویسا نبی پیدا کرونگا ظاہر ہے کہ ہمارے رسول
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بارتعالی
سے معراج وغیرہ مین ہمکلامی ہوئی اور جیسا جہاد
امتی پر فرض تہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بھی ہوا اور اپنا کلام اوسکی مونہہ مین ڈالونگا یعنے
جیسے اور نبیون کو کتاب لکھی ہوئی ملی ہے ویسی
اسکو نہین ملیگی بلکہ وہ کلام اسکے مونہہ مین ڈالا جائیگا
چنانچہ محققان عیسوی بھی اسکے مقر ہین محمد کو کتاب
مستقل لکھی ہوئی نہین ملی اور قرآن شریف بھی
اسپر ناطق ہے پارہ آلم رکوع ۱۱ قل من کان
عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن

اللہ مصدقا لما بین یدیہ وھدی وبشری للمومنین ۔ اور جو کچھ مین اسے فرماؤنگا انسی کہیگا ایسا ہی ہوا جو کچھ اللہ تعالی نے فرمایا سب کچھ کہدیا چنانچہ یہہ آیت بھی اسپر ناطق ہی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی علی ہذا القیاس جنہون نے آپکے کلام کو نہ سنا اور انکار کیا اونپر سزا کا بھی حکم لگایا گیا پس اس سے بڑھکر کون سی خبر ہونی چاہئے کیا یہہ خبر نہین ۔

خبر چہارم توراۃ پیدائش کے کتاب باب ۱۷ آیت ۱۹ اور ابراہیم نے خدا سے کہا کاش کے میرے حضور جیتا خدا نے فرمایا کہ اسمعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھہ مین اسے برکت دونگا اور اسے برومند کرونگا اور اسے بہت بڑھاونگا اور اسی سے بڑی قوم بناؤنگا الخ انصاف سے دیکھو کون سردار نبی اسمعیل مین ہوا سوا نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کون بڑی قوم ہوئی سوائے مسلمانون کے

خبر پنجم ایکسوائیسین زبور آیت ۵ اور صحیفہ سلیمان مسمے غزل الغزلات وغیرہ کو دیکھو کہ سارا حلیہ تک بیان کردیا ہی حتی کہ یہہ بھی فرمادیا کہ آفتاب سے دن کو اور مہتاب سے رات کو ضرر نہ پہونچیگا موافق اسکے ہوا چنانچہ تمام کتب سیر و تواریخ اسی سے مالا مال ہے ناسخ وہ آفتاب نہو کسطرح سے بے سایہ ۔ ہوا نہ سر سے کبھی سایہ سحاب جدا ۔

اگر خوف طوالت نہوتا تو مین ساری خبرون کو مع شبہات کے بسط سے لکھتا اور انشاء اللہ تعالی

اس باب مین مستقل رسالہ لکھونگا مگر انصاف والون کو یہہ پر اسیقدر کافی ہی **قولہ** صفحہ ۵ سیج کی پیدائش سے سو برس گذرنیکے قریب محمد پیدا ہوا ۔

اقول بیشک یہہ کہنا راست و سچ ہی اسمین کچھہ کلام نہین مگر اس سے مدعا خام تمہارا ناکام رہیگا کیونکہ ہر نبی صاحب شریعت جدید باہم آگے پیچھے ہوتے چلے آئے ہین دیکھو حضرت عیسی و موسی کے درمیان اس سے بھی زیادہ فاصلہ واقع ہوا ہی کیا یہہ فاصلہ حضرت عیسے کی نبوت کا مانع سمجھا جائیگا ۔

قولہ اور مسلمان سب کہتے ہین کہ وہ آخری پیغمبر اور سب سے بڑا ہی ۔

اقول تمہین انصاف کرو کہ اگر وہ بڑے پیغمبر نہوتے تو اسقدر خبر متواتر مع حلیہ سارے پیغمبرون کے کتابون سے کیون ثابت ہوتین اور ہر نبی انکے خیر مقدم کی بشارت باشتیاق تمام کیون دیتے ۔

قولہ ۔ اگر یہہ بات سچ ہی تو تعجب ہے کہ اگلے نبیون نے اوسکے آنے کی کچھہ بھی خبر نہ دی ۔

اقول اسقدر خبرین ہم بتلا چکے کچھہ بھی سنا گیا خواب خرگوش مین تھے ذرا آنکھین کھولکر انصاف سے دیکھو تا ظاہر ہوجائے کہ اگلے نبیون نے اون کی نبوت کی بشارت بصراحت تمام دی ہے ۔

قولہ اور جب تک اوسنے ظاہر نہ کیا تب تک اسکو کوئی نہین جانتا ۔

اقول جاننے سے کیا مراد ہی عوام کا پہچاننا یا خواص کا
پس عوام کی عدم معرفت قبل نبوت باعث نقص نہین ہی
کیونکہ اکثر پیغمبرون کو قبل نبوت عوام نہین جانتے تھے
کہ آیندہ کو نبی ہونگے اور اگر خواص کی معرفت مراد ہی
تو بیشک بخوبی ثابت ہی کہ ہمارے پیغمبر افضل البشر صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کو یہود و نصاریٰ کے عالمون اور درویشون
نے علامات نبوت دیکھکر جانا اور پہچانا یہ وہی پیغمبر آخر
الزمان ہی جسکی خبر توریت و انجیل مین ہی چنانچہ بصرہ
مین بحیرا راہب نے اور قریب بصرہ کے اشتار راہ مین
نسطور راہب نے پہچانا جب عمر شریف آپکی گیارہ برس
اور پیسن برس کی تھی اور مکہ مین ورقہ بن نوفل کہرالی
نے پہچانا جبکہ عمر شریف ۳۹ کی تھی اور نبوت بھی ملی
تھی اور یہ کہا کہ تو نبی ہوگا تیری امت تجھکو نکالیگی
کاش میری زندگی وفا کرتی تو مین تیری مدد کرتا وغیرہ
وغیرہ علاوہ ان کے بہتون نے قبل نبوت و بعد نبوت
حضرت کو پہچانا ہی دیکھو کتب سیر و تواریخ مثل مواہب
لدنیہ و روضۃ الاحباب و فتوح الشام و قرۃ العیون
و مدارج النبوۃ و روضۃ الصفا وغیرہ کو۔

جواب دوسرا یہ ہی کہ بہت سے نبی برحق ہوے کہ قبل نبوت
کے کیا بعد نبوت اور معجزہ دکھلانے پر لوگ اونکے
نبی ہونے کے مقر نہ ہوے تو کیا بقول تمہارے
وہ نبی نہون گے اور دون کی جانے دو اپنی رپٹہ انجیل
یوحنا کی دیکھو جو گذرا کہ جب حضرت یحییٰ غوطہ دینے لگے
تب بیت المقدس کے کاہن و لاوی پوچھنے کو آئے اور
بعد جب اونکی سوال مطابق نہ ٹھہرے تو کہا کہ پھر کیون

قولہ کوئی مسیحی یا یہودی یا دوسری قوم محمد کے
آنے کی منتظر نتھی۔

اقول ابھی ہم لکھہ چکے دیکھہ لو اعادہ کی حاجت نہین
باقی دوسری قوم اہل کتاب کی سو کیون منتظر رہتے لگے
کیونکہ نہ انمین کوئی نبی ہوا اور نہ کوئی کتاب نازل
ہوئی پھر وہ کیونکر جانتے اور منتظر رہتے۔

قولہ در جواب یوسف علی ان تین مقاموں کی تین
مجھی معلوم نہین مگر نہین جانتا تم کیونکر ایسے دلیلوں سے الخ

اقول بہت اچھی طرح ان تین سے اور اوسکی سوا

غوطہ دیتا ہی پس اگر اونکی خبر اگلی کتابون مین
ہوتی تو ضرور کہتے کہ ہم وہ نبی نہین کہ فلان نبی نے
میری خبر دی ہی۔ تو کیا باعث اوسکے وہ نبی
نہون گے معاذ اللہ من ھذا السوء الفہم۔
حالانکہ تم سارے کے سارے اون کی نبوت پر متفق
ہو حتی کہ عیسے نے انہین سے غوطہ کھایا اور بجز دغوطہ
کہانے کے روح القدس کبوتر کی شکل مین ظاہر ہوا۔

قولہ حالانکہ یسوع مسیح کے آنے کی خبر بہت برس الخ

اقول علے ہذا القیاس ہمارے نبی سید الکونین کی
خبر بھی چودہ سو برس عیسی علیہ السلام سے پہلی توراۃ
کی مختلف کتابونمین اور ہزار برس پہلی زبور اور
نبیون کی صحیفونمین دی گئی جیسا کہ مختصر طور سے
ہم اوپر ثابت کر چکے عینک انصاف لگا کر دیکھو
صحیفون مین نبی سب دیکھکر اوصاف حضرت کو صلے اللہ علیہ وسلم
صحیح سے کہتے تھے اللہ رے رتبہ محمد کا۔

قولہ کوئی مسیحی یا یہودی یا دوسری قوم محمد کے
آنے کی منتظر نتھی۔

اقول ابھی ہم لکھہ چکے دیکھہ لو اعادہ کی حاجت نہین
باقی دوسری قوم اہل کتاب کی سو کیون منتظر رہتے لگے
کیونکہ نہ انمین کوئی نبی ہوا اور نہ کوئی کتاب نازل
ہوئی پھر وہ کیونکر جانتے اور منتظر رہتے۔

قولہ در جواب یوسف علی ان تین مقاموں کی تین
مجھی معلوم نہین مگر نہین جانتا تم کیونکر ایسے دلیلوں سے الخ

اقول بہت اچھی طرح ان تین سے اور اوسکی سوا

ا صرف اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ بعد اسکے انکو قتل بھی کر ڈالا ۱۲

مین نبوت حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت کی ثابت کرتا ہون
یقین تو ہی آپ بھی سمجھ گئے ہونگے - باقی آیندہ -

اشتہار فرحت آثار

شعر - للہ الحمد آنچہ کہ خاطر میخواہ ست

آخر آمد آنچہ در تقدیر بود پدید

تمام القلان دین متین و تابعان شرع مبین کو
مژدہ ہو کہ بامداد غیبی کتاب **فضل الباری**
ترجمہ **صحیح البخاری** (بزبان سلیس اردو عام
فہم سے اصل بخاری) پارہ اول نہایت خوشخط کاغذ
دمائی سفید پر طبع کر کے شایع کیا گیا ہے اور پارہ
ثانی زیر طبع ہی اور وضع تحریر کی یہہ رکھی گئی ہی
کہ ایک کالم مین اصل بخاری سے اسناد وغیرہ بلا کم و
بیشی - کالم ثانی مین ترجمہ بامحاورہ اور تحت مین
حاشیہ ضروری - اور نیز یہہ بھی لحاظ رکھا گیا ہی
کہ ہر حدیث سر سطر سے شروع کیگئی ہی اور جتنی سطر
مین حدیث سے اسناد تمام ہوی ہی اوتنی ہی سطر
مین ترجمہ بھی سے اسناد تمام کیا گیا تاکہ حدیث دوسری
حدیث سے بالکل علیحدہ ہو جا - اور صحت بھی بدرجہ
اتم کی گئی ہی نیز ترتیب ترجمہ حدیث کیواسطے رکھی
گئی ہے - جو پہلے ترجمہ حدیث کی کتابون مین
نہین ہی - پس جن شائقین کو کتاب مذکورہ
بالا کا خریدنا منظور ہو مفاخرت نامہ بیانہ قیمت

مفصلہ ذیل پتہ ذیل پر ارسال فرماکر خاکسار کو
ممنون فرمائین -
فی پارہ قیمت - - - - عصار محصول ڈاک ۲ ر
سو جلد سے پچیس جلد تک کے خریدار کو ۱۰ جلد کے
حساب سے مفت اس سے کم والے کو کچھ نہین -
اور جو صاحب کامل کتاب کا روپیہ پیشگی ارسال
فرماوینگے اونسے کامل جلد کو ستائیس روپیہ لئے
جائینگے بلا محصول ڈاک اور ہر پارہ بعد طیار ہونے کے
ماہ بماہ اونکی خدمت مین پہونچتا رہیگا -
اور جو صاحب یہہ کتاب حسب ضابطہ رجسٹر کی گئی ہی کوئی صا
قصد چھاپنے یا چھپوانیکا نہ فرماوین

العبد

خاکسار فرشدین سابق سب اوورسیر محکمہ علاقہ نخان لوہانی پہاڑ
بمیان لاہور - مطبع تاج الہند لاہور -

مین اور صد ہزار نوای جگر خراش
تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہون

ہم اون نادہندہ مشتریون کی خدمت مین جنکی ذمہ کچھ
سال کی قیمت باقی ہی نہایت عاجزانہ التماس کرتے
ہین کہ اے حضرات آپکو یاد بھی ہی کہ ہمنے کئی بار
آپ سے زر بقایا طلب کیا اور کیا کچھ اسکی نسبت
منشور محمدی مین لکھا افسوس کہ آپکو کچھ اثر نہ تو ہمارے
خطوط سے ہوا اور نہ ہماری تحریر سے تو آپ ہی انصاف
فرمائے کہ وصول بقایا کیلئے اور کیا کیا جاوے ہمارے
پاس اب وہ الفاظ نہین رہے جنسے آپکے خاطر عالی پر اس

غریب مگر اس اسلامی اخبار کے مدد کا حال ظاہر اور ادای بقایا کے لئے متوجہ ہون اور نہ کوئی حکمت عملی ایسی خیال مین آتی ہی جس سے وصول بقایا کی کوئی صورت نکل آوے مگر وہی ایک تجویز جو ہم آگے لکھ چکے ہین مگر اور جو ہمارے اکثر معاونون کے خلاف مرضی اور خود اسلامی حقوق کے برخلاف ہونے کی وجہ سے ہم فی الحال اسپر عملدرآمد نہونیکیلئے مجبور ہوے ہین۔ اپکی اس ظلم اور بیدادی کی بھی کوئی حد ہی کہ ہم تو برابر اپکی خدمت مین سرگرم رہین اور آپ بجائی تائید کرنے کے نقصان اور ہمارے محنت کو برباد اور ہمارے ارادون اور ہمت کو پست کرنیکے علاوہ اپنے خود دینی پرچہ کو واجب الادا سبلغ زیادہ کرکے اس چمکتے ہوے چراغ کو بجھانے کے سامان پیدا کر رہے ہین۔

انحضرت! آپنے دیکھا ہوگا کہ ہمارے معاون عنایت فرماؤن کے نام نامی اب اور اب سے پہلے رسید زد کے ذیل مین درج ہوے ہین کس بلند ہمتی کو کام فرماکر زر چندہ سے اس اسلامی پرچہ کی امداد فرمائی ہی (جنکے ہم ہمیشہ سے شکر گذار ہین) تو آپ کی حمیت و غیرت اسلامی کو کیا ہوگیا اور کس چیز نے اس کی امداد سے ہاتھ روک رکھا ہی۔ ہم اس امر کو آپ ہی کی سپرد کرتے ہین اگر آپ مین کچھ بھی انصاف ہی اور حقیقت اسلامی باقی ہی تو ہم کو امید ہی کہ بہت جلد (زر چندہ) غیرت اسلامی کو کیا ہوگیا اور کس چیز نے اس کی امداد نسہی اسکی قیمت بقایا ہی روانہ فرماوینگے ہم اس نا امیدی سے ہاتھ روک رکھا ہی۔ ہم اس امر کو آپ ہی کی سپرد کرتے ہین اگر آپ مین کچھ بھی انصاف ہی اور حقیقت اسلامی باقی ہی تو ہم کو امید ہی کہ بہت جلد (زر چندہ) نسہی اسکی قیمت بقایا ہی روانہ فرماوینگے ہم اس نا امیدی خیال کی صحبت سے آپکو اور زیادہ غیرت یا جوش دلانی الفاظ ہوتے ہی کے عوض پیر لوہی شعر کو دہرانا چاہتے ہین جو ذیل

عنوان ہی سہ مین اور صد ہزار نوای جگر خراش تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہون۔ بندہ مہتمم

رسید زر

بشکوریٔ تمام اون عنایت فرماؤن کے نام درج ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے زر اشتراک سے تائید فرمائی۔

جناب محمد اسمٰعیل صاحب	مولمین	۱۰
جناب محمد صاحب	گارڈنر ہ	۱۴
جناب محمد صاحب ابن داؤد موجی	تہانہ	۱۴
جناب محمد دین صاحب	بہوانی	۱۴
جناب محمد ابراہیم صاحب	نگوٹہ	۱۴
جناب احمد صاحب	ٹیل رانڈیر	۱۵
جناب محمد حسین صاحب	تاجر بمبئی	۱۵
جناب سلیمان بن حاجی نور محمد سیٹ صاحب	بمبئی	۱۵
جناب محمد عبداللہ خانصاحب	کمٹہ ہ	۱۲
جناب ابراہیم موسیٰ چھاپکار	رنگون	۱۴
جناب مولوی علی محمد صاحب	جہنگ	۱۴
جناب حاجی شیخ محمد رفیع صاحب	قندی	۱۴
جناب کریم بخش صاحب	کوئٹہ	۱۴
جناب منشی محمد عنایت اللہ صاحب	لودہیانہ	۸
جناب مولوی نیاز احمد صاحب عرف پیر لوہنہ		۸
جناب منشی محمد صادق حسین صاحب	لیاہ	۸
جناب مولوی محمد صدیق صاحب	نوساری	۸
جناب منشی محمد قادر بخش صاحب	سوندی	۸
جناب عالی نواب میر داد علی خانصاحب	بہلد	۱۰۰
بوسالت جناب منشی حافظ محمد عبدالرحیم صاحب		

در مطبع بحر الاسلام جگلور باہتمام محمد شریف طبع شد ۱۳۰۴ھ

منشور محمدی

منشورِ رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و برآمدہ منشورِ محمد - توریت بلا توریہ انجیل بانجیل - گویان صفت و سیرتِ پیمبر و محمد

نمبر ۱۱ | جلد ۱ | ۱۳۰۴ ہجری مطابق ۱۸۸۷ عیسوی | بتاریخ ۶ ماہ

اشتہار ہے اخبار عشر و ایمضامین ترویج مذاہب عیسوی ہے چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

بھیڑ اور بکری کا قصہ

اور اون کے ساتھ کھانا نہ کھایا اور ایسا ہوا کہ ساتوین دن وہ لڑکا مر گیا تب داؤد خاک پر سے اوٹھایا اور نہایا اور عطر ملا اور پوشاک بدلی اور خداوند کے گھر مین آیا اور سجدہ کیا پھر اپنے گھر مین گیا اور کہا نا مانگا اور اوسکے واسطے روٹی لائی اور اوس نے کہائی تب اوسکے خادمون نے اوسکو کہا کہ یہہ کیسا کام ہی جو تو نے کیا تو نے اوس لڑکے کے لئے جب وہ جیتا تہا روزہ رکہا اور رویا اور جب وہ لڑکا مر گیا تو اوٹھ کے تو نے روٹی کہائی اوس نے کہا جب تک وہ لڑکا جیتا تہا تو مین روزہ رکہا اور مین رو تا رہا کہ مین نے کہا کون کہہ سکتا ہی کہ خداوند مجہپر رحم کیا تا کہ لڑکا جئے پر اب تو وہ مر گیا پس

مین کس لئے روزہ رکہون ۲ سموئیل ملخاب ۱۵ - ۲۳ -

دیکہو داؤد نے فقط لڑکے کیواسطے روزہ رکہا۔ اور گریہ کیا اور گناہ کا مطلقاً خیال نہین کیا بلکہ جب لڑکا مر گیا تو خدا کی منت کرنا اور روزہ رکہنا بھی محض فضول اور واہیات جانا جیسا کہ گذرا۔ اور یہہ بھی ایک قسم کا گناہ ہی۔ اور طرفہ یہہ کہ داؤد نے اوس گناہ کو گناہ نہین سمجہا چنانچہ داؤد کہتا ہے مین نے خداوند کی راہون کی محافظت کی اور مین نے اپنے خدا کی پیروی سے سرکشی نہ کی اور اوسکے سارے عدالتین میری زیر نظر ہین اور اوسکے احکام جو مین سو مین نے اونہین اپنے سے دور نکیا مین اوسکے حضور مین راست تہا اپنے تئین بدکاری سے باز رکہا -

۲ سموئیل ۲۲ باب ۲۵ - زبور ۱۸ - ۲۰ - ۲۵ - ۱